REGD. No. L. 5254
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فون نمبر ۴۹ ۔ تار کا پتہ ۔ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم یکشنبہ
فی پرچہ دس پیسے
۱۶ شعبان ۱۳۸۲ھ
شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "
جلد ۵۲/۱۷ ۔ ۱۳ صلح ۱۳۴۲ ھش ۔ ۱۳ جنوری ۱۹۶۳ء ۔ نمبر ۱۲

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

— محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب —

ربوہ ۱۲ جنوری بوقت ۸½ بجے صبح

کل حضور کو دانت میں درد کی شکایت رہی اور شام کے قریب بے چینی کی تکلیف بھی رہی ۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے ۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ۔

آمین اللّٰھم آمین

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے

اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی ۔ صبر سے انسان گوہرِ مقصود کو پا سکتا ہے ۔

" نماز اور استغفار دل کی غفلت کے عمدہ علاج ہیں ۔ نماز میں دُعا کرنی چاہیئے کہ اے اللہ مجھ میں اور میرے گناہوں میں دُوری ڈال ۔ صدق سے انسان دعا کرتا رہے تو یہ یقینی بات ہے کہ کسی وقت منظور ہو جائے ۔ جلدی کرنی اچھی نہیں ہوتی ۔ زمیندار ایک کھیت بوتا ہے تو اسی وقت نہیں کاٹ لیتا ۔ بے صبری کرنے والا بے نصیب ہوتا ہے ۔ نیک انسان کی یہ علامت ہے کہ وہ بے صبری نہیں کرتا ۔ بے صبری کرنے والے بڑے بڑے بے نصیب دیکھے گئے ہیں ۔ اگر ایک انسان کنواں کھودے اور بیس ہاتھ کھودے اور ایک ہاتھ رہ جائے تو اس وقت بے صبری سے چھوڑ دے تو اپنی ساری محنت کو برباد کرتا ہے اور اگر صبر سے ایک ہاتھ اور بھی کھودلے تو گوہرِ مقصود پالے ۔ یہ خدا تعالیٰ کی عادت ہے کہ ذوق اور شوق اور معرفت کی نعمت ہمیشہ دکھ کے بعد دیا کرتا ہے ۔ اگر ہر ایک نعمت آسانی سے مل جائے تو اس کی قدر نہیں ہوا کرتی ۔ سعدی نے کیا عمدہ کہا ہے ؎

اگر نباشد بدوست راہ بردن
شرطِ عشق است در طلب مُردن

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۴۵)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ " طبیعت پہلے جیسی ہی ہے کوئی فرق نہیں پڑا "

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ ہمارا شافی خدا اپنے فضل و رحم سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام

ربوہ میں تیسرا آل پاکستان فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ شروع ہو گیا

افتتاح کے موقعہ پر مغربی پاکستان ہائیکورٹ کے چیف جسٹس جناب منظور قادر کا پیغام

ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ نے فرمایا

ربوہ ۱۱ جنوری ۔ کل تین بجے سہ پہر یہاں مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے زیر اہتمام تیسرا آل پاکستان فضل عمر بیڈمنٹن ٹورنامنٹ اپنی روایتی شان کے ساتھ شروع ہو گیا ۔ اس ٹورنامنٹ میں ربوہ کے علاوہ لاہور ، ملتان ، سرگودہا ، لائلپور اور چنیوٹ کی اسی سے زیادہ چیدہ اور نامور ٹیمیں شرکت کر رہی ہیں ۔ ٹورنامنٹ کا افتتاح محترم جناب مرزا عبد الحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب نے فرمایا ۔ نیز افتتاح کے موقعہ پر مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس محترم جناب منظور قادر صاحب کا ایک خصوصی پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو آپ نے اس موقعہ کے لئے لاہور سے ارسال فرمایا تھا ۔

یہ ٹورنامنٹ جیسا کہ قبل ازیں اعلان ہو چکا ہے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ہال میں کھیلا جا رہا ہے ۔ (باقی دیکھیں صفحہ ۸)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۲ جنوری ۔ کل یہاں نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی ۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں دعا کی اہمیت پر بہت عمدہ پیرایہ میں روشنی ڈالی اور قرآنی دعا رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کی اور احباب جماعت کو اس جامع قرآنی دعا کو بار بار پڑھنے اور اس طرح اپنے آپ کو خدائی تائید و نصرت کا مورد بنا کر اپنی دنیا اور آخرت کو سنوارنے کی پُر زور تلقین فرمائی ۔

مکرم محمد تقی صاحب بیرسٹر ابن حضرت نواب محمد دین صاحب رضی اللہ عنہ جو پچھلے دنوں کار کے ایک حادثہ میں شدید طور پر مجروح ہو گئے تھے تا حال بیمار ہیں ۔ احباب جماعت توجہ اور درد کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے آمین

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا ۔
ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۳ر جنوری ۱۹۶۳ء

اسلام میں ارتداد کی سزا

(۲)

یہی خونی مولوی اپنے مضمون کے آخر میں لکھتا ہے۔

"پیغمبر آخر الزمان علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے زمانۂ مقدس میں یہودیوں نے لوگوں کو اسلام سے بددل کرنے کی کوشش کی۔ اور ان کی اس سازش کو قرآن حکیم نے ان الفاظ میں بے نقاب کیا۔ وقالت طائفة من اهل الكتاب اٰمنوا بالذی اُنزل علی الذین اٰمنوا وجه النهار واکفروا اٰخره لعلهم یرجعون (۳ : ۷۲) یعنی اہل کتاب کے ایک گروہ نے سازش کی اور آپس میں صلاح مشورہ کیا کہ صبح کے وقت تو تم نبی کریم علیہ السلام پر نازل کردہ کتاب قرآن مجید پر ایمان لے آیا کرو اور دن کے آخری حصے میں اس سے انکار کر دیا کرو۔ شاید اس طریقے سے یہ لوگ اسلام سے پھر جائیں اور بددل ہو جائیں — ان کی اس سازش پر اسلام نے قتل کا بند لگا دیا کہ جب تم خوب سوچ سمجھ کر مسلمان ہو گئے تو اب تمہیں یہ حق ہرگز حاصل نہیں رہا کہ کسی دوسرے دین کو قبول کرنے کا خیال بھی دل میں لا سکو۔"

(ایشیا ۶۳/۱/۱۹ صفحہ ۱۱)

مضمون نگار سے پوچھا جائے کہ وہ "قتل کا بند" کہاں لگایا ہے؟ اور کس نے لگایا ہے۔ قرآن مجید میں تو اس کا کوئی ذکر کیا اشارہ تک نہیں ہے۔ ان خونی مولویوں کی ذہنیت کچھ ایسی مسخ ہو چکی ہے کہ آیۂ محولہ بالا تو اس بات کی ثبوت ہے کہ اسلام میں ارتداد کی سزا ہرگز قتل نہیں ورنہ یہودی ایسی سمجھدار قوم ایسی سازش ہوش و حواس قائم رکھتے ہوئے کس طرح کر سکتی تھی۔ ان کی الٹی کھوپڑی تھوڑی تھی کہ اپنی موت کو آپ بلاتے۔

آخر میں اس خونی مولوی کو بھی صحیح بات کا اظہار کرنا پڑا ہے اگرچہ الٹی سمجھ کی وجہ سے وہ صحیح نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا۔ چنانچہ لکھتا ہے:-

"قتل کی ایک اور وجہ۔ اور یہی اہم بلکہ یہ لوگ ارتداد اختیار کرنے کے بعد اسلامی حکومت کے باغیوں اور دشمنوں سے مل کر حکومت کے خلاف سازش میں مصروف ہو جاتے تھے اور حکومت کی جڑیں کھوکھلی کرنے لگتے تھے۔ اس لئے بھی ان کا قتل ضروری ٹھہرا۔"

(ایشیا ۶۳/۱/۱۹ صفحہ)

اصل بات یہی ہے کہ جن مرتدین کو قتل کی سزا دی گئی تھی وہ حرب اللہ و رسولہ کی زد میں آئے تھے۔ اسلامی حکومت کے دشمنوں سے سازش کرنا حربی ہوتا ہے۔ دنیا کی کوئی حکومت بھی اپنے شہریوں کا دشمنوں سے سازش کرنا برداشت نہیں کر سکتی اور ایسے لوگوں کو سزا دینا ہرگز مجرد ارتداد کی سزا نہیں کہا جا سکتا۔

قرآن کریم کے مطالعہ سے واضح ہوتا ہے کہ مجرد تبدیلی دین کی سزا قتل صرف کفار ہی دیتے ہیں۔ چنانچہ تقریباً ہر نبی اللہ کو کفار رجم کی دھمکی دیتے رہے ہیں۔ کیونکہ ان کے نزدیک نبی اور اس کا گروہ ان کے دین سے مرتد ہوتے ہیں۔

قرآن کریم نے تو اس کے خلاف نہایت پُر زور آواز اٹھائی ہے اور فرمایا ہے:-

لا اکراہ فی الدین
قد تبین الرشد من
الغی۔

یعنی اب جبکہ رشد غی سے ممیز ہو چکی ہے دین میں کوئی جبر نہیں۔

خونی مولوی کے دماغی بخار کا ایک اور ثبوت لیجئے۔ یہی مضمون نگار لکھتا ہے:-

"قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا گیا، لا اکراہ فی الدین قد تبین الرشد من الغی یعنی دین میں کسی قسم کی زبردستی نہیں ہدایت اور گمراہی بالکل واضح ہو چکی ہیں اب جس کا دل چاہے ہدایت کو اختیار کرے۔ اور جس کا دل چاہے گمراہی پر ڈٹا رہے۔ ہدایت پر چلنے والے اور گمراہی پر ڈٹے رہنے والے دونوں فریق کا انجام ظاہر ہے۔ کہ ایک کا انجام اچھا ہوگا اور دوسرے کا بُرا۔ جب ہر شخص کو آزادی فکر و عمل اور آزادئ مذہب دی گئی۔ اور اپنی اسی آزادی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے دین اسلام کو قبول کر لیا۔ پھر وہ کیسے برداشت کر سکتا ہے کہ اسلام لوگوں کے ہاتھ میں ایک کھلونا بن جائے آج مسلمان ہو گئے اور کل اس دین کو خیر باد کہہ دیا۔ اسلئے اس جرم عظیم کی سزا قتل رکھی گئی۔"

(ایشیا ۶۳/۱/۹ صفحہ)

ذرا مولوی صاحب کا استدلال ملاحظہ ہو۔ اسلام جو بقول آپ کے بھی ہر شخص کو آزادئ فکر و عمل دیتا ہے۔ جونہی کوئی (نعوذ باللہ) بدبخت انسان اسلام کو قبول کر لیتا ہے تو اسلام یہ آزادئ فکر و عمل اس سے چھین لیتا ہے۔ یعنی اسلام ایک ایسا "آب حیوان" ہے کہ جب انسان اسکو پی لیتا ہے تو ہمیشہ کی نیند سو جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ ایسے مولویانہ اسلام سے ہر انسان کو محفوظ رکھے۔ مولوی سوچو کہیں تم وہی کام تو نہیں کر رہے جو ہر زمانے کے وقت میں مخالفین انبیاء علیہ السلام کرتے رہے ہیں اور انبیاء علیہم اور ان کے پیروؤں کو دھمکی دیتے رہے ہیں کہ

لئن لم تنتھوا لنرجمنکم

(سورہ یاسین آیہ ۲۰)

"قتل مرتد" کا خود ساختہ مسئلہ اسلام کی تردید ہے

۱۹۶۳ء کیلئے مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کے ارکان

یکم جنوری ۱۹۶۳ء سے ۳۱ر دسمبر ۱۹۶۳ء تک ایک سال کے لئے مندرجہ ذیل احباب کو مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا رکن مقرر کیا گیا ہے۔ مجلس انصار اللہ مطلع رہیں۔

(صدر انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اراکین خصوصی

۱ - حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب
۲ - محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب
۳ - " صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب
۴ - " سید ولی اللہ شاہ صاحب

دیگر اراکین

نمبر	نام	عہدہ
۱	محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب	نائب صدر
۲	شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے	قائد عمومی
۳	مولانا جلال الدین صاحب شمس	قائد تعلیم
۴	صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب	قائد ایثار
۵	صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب	قائد ذہانت و صحت جسمانی
۶	پروفیسر محمد ابراہیم صاحب ناصر	قائد اصلاح و ارشاد
۷	چوہدری ظہور احمد	قائد مال
۸	مکرم حبیب اللہ خان صاحب	قائد تجنید
۹	مکرم مسعود احمد صاحب دہلوی	قائد اشاعت
۱۰	مولانا ابو العطاء صاحب	قائد تربیت
۱۱	مکرم صوفی غلام محمد صاحب	آڈیٹر

برائے توجہ قائدین خدام الاحمدیہ

جلسہ سالانہ کی ہمہ گیر مصروفیات کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے حسب سابق باقاعدہ کام شروع کر دیا ہے جملہ قائدین مجالس و اضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ براہ کرم مجالس کی ماہانہ رپورٹ باقاعدہ اور معین اعداد و شمار کے ساتھ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک مرکز میں بھجوانے کی نگرانی کریں امید ہے کہ مجالس ماہانہ رپورٹ کی اہمیت کو سمجھتی ہوں گی۔ اور اس کے بروقت مرکز میں بھجوانے میں غفلت نہیں ہونے دیں گے۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحب استطاعت احمدی کو چاہیئے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

اسلام — اور — مفکرین مغرب

تقریر محترم پروفیسر قاضی محمد اسلم صاحب برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

(۲)

اہل مغرب کے تعصب کا اصل جواب

دوسری بات ٹائن بی صاحب کے جواب سے یہ واضح ہوتی ہے کہ مغرب کے اس تعصب کا اصل جواب یہی ہے کہ اسلامی تبلیغ تیز سے تیز تر ہو۔ جبر اور سیاست کا اب سوال ہی نہیں اب ہماری معمولی کوشش سے لوگوں کے دل صاف ہو سکتے ہیں۔ اور وہ اسلام کا غلط image جو اہل مغرب نے اپنے ذہنوں میں بنا رکھا ہے۔ اس کی اصلاح بھی اس زمانے میں تبلیغ ہی سے ہو سکتی ہے۔ ٹائن بی صاحب کو کچھ عرصہ ہوا میں نے ایک خط بھی لکھا۔ قریباً اسی مضمون کے خط میں نے کچھ اور مغربی مشاہیر کو بھی لکھے ان کے جواب بھی آئے انکا ذکر میں آگے جا کر کرتا ہوں۔ ٹائن بی صاحب کو میں نے لکھا کہ اس وقت دنیا ایک تیسری جنگ کی امکانی ہلاکت نہیں اچھی خاصی نظر آنے والی ہلاکت سے لرزاں ہے اور مغربی مفکرین کا پہلا خیال کہ دنیا میں امن کی صورت کچھ نہ کچھ ہو جائیگی۔ اور قومیں مستقل طور پر پرامن ترقی کرتی چلی جائیں گی غلط ثابت ہو رہا ہے۔ اب دنیا کو ہلاکت سے بچانے کی یہی صورت ہے کہ دنیا اخلاقی اور روحانی قدروں کو زبان سے نہیں دل سے اپنائے۔ قومیں آپس میں عدل سے رہنا سیکھیں۔ انسان انسان کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھے، طاقتور کمزور کی کمزوری سے فائدہ نہ اٹھائے اور علمی اور فنی تحقیقات اور ایجادات اور آپس کے مقابلوں اور آپس کی رقابتوں اور ترقی کی دوڑ میں یہ نہ بھلا دیا جائے کہ اس ورلی زندگی ہی کو خوشحال اور کامیاب بنانے کے لئے امن اور آپس کا عدل شرط ہے اور ان کی زندگی تو دائمی ہے۔ اس ورلی زندگی کے بعد اور بھی زندگی ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے کہ ایسے خطرے کے زمانہ میں کم از کم عیسائیوں اور مسلمانوں کا آپس میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون ہو۔ کیونکہ مادی خیالات رکھنے والے فوراً یہ کہہ دیتے ہیں کہ روحانی قدروں کے قدردان یعنی مذاہب کے نمائندے خود آپس میں جھگڑتے رہتے ہیں تو انہوں نے دنیا کو کیا سکھانا ہے اور دوسروں کے لئے کوئی مفید کام کیا کرنا ہے؟ اس لئے اور پہلا قدم اس بارے میں عیسائی مفکروں ہی کو اٹھانا ہوگا اور وہ یہ کہ آج تک اسلام پر جو ناجائز اعتراض ہوتے رہے ہیں۔ علی الخصوص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سراسر پاک ذات آپ کی سیرت و شخصیت پر جو ناروا حملے ہوتے رہے ہیں جو ناروا ہونے کے علاوہ عقل اور انصاف اور تمام علمی قرائن کے بھی خلاف ہیں۔ ایسے تمام اعتراضات اور ایسی تمام تحریروں سے عیسائی مفکرین بیزاری کا اعلان کریں۔ اس کے جواب میں ٹائن بی صاحب نے اعتراف کیا کہ یہ درست ہے کہ عیسائیوں نے اس بارے میں بہت زیادتی کی ہے۔ لیکن اب جو کرنے والی بات ہے یہ ہے کہ عیسائیوں اور مسلمانوں میں اس شاعری کو رواج دیا جائے جس میں خدا اور بنی نوع انسان سے محبت پر زور دیا گیا ہے۔ اور بس۔ انہوں نے مشہور ہندوستانی شاعر بھگت کبیر کا نام بھی لکھا۔

قوت عمل کی ضرورت

میرا خیال ہے کئی لوگ ایسے خیالات میں آکر الجھ جاتے ہیں۔ اب ایسی شاعری جو تصوف کا رنگ لئے ہوئے ہو انسانی دل کو تسکین تو ضرور دیتی ہے۔ لیکن اکثر لوگ بھول جاتے ہیں۔ اس شاعری سے قوت عمل پیدا نہیں ہوتی۔ نہ ہی کردار میں وہ دلیری اور بہادری پیدا ہو سکتا ہے۔ جس کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ جن کو ایسی شاعری کا چسکا لگ جاتا ہے۔ دنیا میں کوئی تغیر پیدا نہیں کر سکتے۔ دنیا کی اصلاح کی کوئی تدبیر نہیں کر سکتے۔ جب تک کسی ٹھوس سچائی پر ان کو اطلاع نہ ہو اور اس پر ان کا ایمان علیٰ وجہ البصیرت نہ ہو۔ جب تک دنیا کی آلائشوں اس کی بیماریوں کا علم نہ ہو اور ان کے علاج کے لئے کوئی عمل اور قربانی اور جہد نہ ہو کچھ نہیں ہو سکتا۔ آج ایسی شاعری کا سبق ٹائن بی صاحب دے رہے ہیں۔ لیکن خود ان کی تاریخ میں دنیا میں جو سبق دیا گیا ہے وہ یہ ہے کہ تاریخ کے دو سنٹرل دو پول ہوتے ہیں جن کے درمیان وہ (یعنی تاریخ ہمیشہ حرکت میں رہتی ہے۔ ایک پول کا نام وہ چیلنج رکھتے ہیں اور دوسرے کو چیلنج کا جواب کہتے ہیں۔ یعنی ایک ضرورت اور ایک اس ضرورت کا جواب ٹائن بی صاحب کی اصطلاحات ہیں:۔ چیلنج اینڈ رسپانس۔ اب اگر یہی تاریخ کا قانون ہے تو صوفی شاعروں کے دوہے اس میں کیا کر سکتے ہیں۔ اس میں تو وہی کچھ کر سکتے ہیں جو دنیا کی بیماریوں کی پہلے تشخیص کر سکیں پھر انکا علاج کر سکیں پھر دنیا کو ترقی کے مدارج طے کروائیں۔ یہ تین کام سچائی کی جستجو اور سچائی پر ہاتھ مارنے اور اعلےٰ کردار اور زندہ قوت عمل کے بغیر نہیں کر سکتے۔ اور شاعری سے تو بالکل نہیں ہو سکتے۔

ال میں نے کہا تھا کہ ٹائن بی صاحب کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ آمد ثانی کے قائل ہی نہیں منتظر بھی ہیں۔ اس سے یہ تو پتہ لگتا ہے کہ ٹائن بی صاحب کے نزدیک بھی دنیا کی اصلاح جس پیمانے پر آج ہونا ضروری ہے، وہ آسمانی تصرف اور آسمانی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر منٹگمری واٹ کے خیالات

جس مضمون کا خط میں نے ٹائن بی صاحب کو لکھا قریباً اسی مضمون کا خط میں نے پروفیسر منٹگمری واٹ کا بھی بھیجا۔ پروفیسر منٹگمری واٹ ایڈنبرا میں پروفیسر ہیں انہوں نے اپنا مقام مستشرقین کی صف میں خوب اچھی طرح مستحکم کر لیا ہے۔ ایک ضخیم کتاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی کے متعلق ایک مدنی زندگی کے متعلق ایک فلسفہ جبر و قدر کے متعلق ایک امام غزالی رح کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ ایک کتاب انہوں نے تاریخ اسلام پر سوشیالوجی کے نقطہ نظر سے بھی لکھی ہے غرضیکہ اچھا نام پیدا کر لیا ہے۔ میرے خط کے جواب میں (جس میں میں نے لکھا کہ عیسائی مصنفین کو اپنی سابقہ ناروا تحریروں سے بیزاری کا اظہار کرنا چاہیئے) لکھا کہ میں نے ایک فارمولا اور ایک کریڈ تجویز کیا ہے۔ اس پر یہودیوں، عیسائیوں اور مسلمانوں کا آپس میں اتحاد ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ تینوں گروہ اس بات کا اقرار کریں کہ وہ ابراہیم یعنی ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مذہب کو اپنے لئے حجت سمجھتے اور مانتے ہیں۔

"We believe in the God of abraham or religion of abraham"

مجھے واٹ صاحب کے بعض دوستوں سے معلوم ہوا کہ وہ اس فارمولا پر بہت زور دیتے ہیں۔ اور اسے آئندہ کے لئے ایک اعلےٰ درجہ کی علمی بنیاد سمجھتے ہیں۔ جزوی اور ابتدائی تعاون اور اتحاد کے لئے ایسی تجویزیں واقعی مفید ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ جہاں خلیج بہت وسیع ہو گئی ہو۔ وہاں تھوڑا بہت ربط یا جوڑ یا وجہ اشتراک بھی مل جائے تو غنیمت سمجھنا چاہیئے۔ بلکہ جو لوگ قوموں اور علی الخصوص مذہبی جماعتوں میں تعاون اور جوڑ پیدا کرنے کے لئے اس بات پر زور دیتے ہیں کہ ہر بات میں اتحاد یا اتفاق ہونا چاہیئے۔ وہ حقیقت اور فطرت سے بہت دور رہتے ہیں۔ اس لئے وہ کچھ بھی کر نہیں پاتے۔

قرآن کریم کی دعوت اشتراک

قرآن شریف میں عیسائیوں اور یہودیوں کو دعوت دی گئی ہے کہ آؤ جن باتوں میں ہمارا اور تمہارا اشتراک ہے۔ ان میں تم ہم ہم آہنگ ہو جائیں اور جن باتوں میں اشتراک یا اتفاق نہیں ان کو بعد میں رکھیں۔ یہ کیسا عمدہ طریق اور کیسی عمدہ تکنیک اتحاد پیدا کرنے کی ہے۔ افسوس دنیا اس سے فائدہ نہیں اٹھاتی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دنیا سنجیدگی سے اتحاد اور تعاون کی طرف قدم نہیں اٹھاتی۔ بلکہ اتحاد اور اتفاق کا جب مضمون اٹھایا جاتا ہے تو اس میں ایک قسم کا مینوورنگ یعنی حیلہ بازی ہوتی ہے۔ جس سے غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی فریق کے خلاف لوگوں کو اکسایا جائے۔ جو لوگ اپنے آپ کو سچائی کا حامی سمجھتے ہیں۔ ان کے پاس اس سے بڑھ کر کوئی تدبیر نہیں کہ وہ امور مشترکہ میں اتحاد کے لئے فوراً تیار ہو جائیں۔

تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ مشترکہ باتوں میں اتحاد اور ذاتی باتوں میں تحقیق اور تفہیم کے لئے التوا کی تجویز ہمیشہ سنجیدہ طبقوں کی طرف سے پیش ہوا کرتی ہے۔ اور ایسی تجویزوں کا

فائدہ بھی کوئی مانے یا نہ مانے۔ ہمیشہ سنجیدہ فریقوں اور گروہوں ہی کو ہؤا کرتا ہے۔ پس منٹگمری واٹ صاحب کی تجویز اچھی ہے اور ہمارا جواب یعنی مسلمانوں کا جواب یہ ہے کہ یہ تجویز پہلے سے قرآن شریف میں موجود ہے۔ بلکہ اگر واٹ صاحب عدل اور انصاف سے کام لیتے تو انہیں کہنا چاہیئے تھا کہ آؤ ہم اس فارمولے کو قبول کرلیں جو قرآن شریف نے پیش کیا ہے۔ خیر یہ نہ سہی۔ ہمیں یہ ضرور یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے فارمولے جزوی اور عارضی اتحاد پیدا کر سکتے ہیں۔ ایسا اتحاد بھی برکت کا موجب ہو سکتا ہے لیکن ہمیں ان کی افادیت قبول کرتے ہوئے اور اس کی صحیح قیمت لگاتے وقت کسی قسم کا مبالغہ نہ کرنا چاہیئے۔ اسے فارمولے کا فائدہ یہ ہو سکتا ہے کہ ایک سے زیادہ فریق جن کے سامنے آپس میں رابطے کی کوئی صورت نہیں۔ گویا ان کا آپس میں تبادلہ خیالات شروع بھی نہیں ہو سکتا۔ ایسے فریقوں کے لئے ایک رابطہ۔ ایک دوسرے تک پہنچنے کا وسیلہ اور راستہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اگر وہ چاہیں تو آپس میں Communication شروع کر سکتے ہیں۔ سو واٹ صاحب کی تجویز اچھی ہے کہ یہودی اور عیسائی اور مسلمان تعاون کی خاطر اور دنیا میں امن کی خاطر اور (اس میں یہ اضافہ کر دیا جائے کہ) تلاش حق کی خاطر۔ اس بات پر جمع ہو جاویں کہ یہ وہ سب کے سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خدا اور انکے سکھائے ہوئے مذہب کو مانتے ہیں اور اس اشتراک کی وجہ سے وہ سب ایک دوسرے کا احترام کرتے اور مشترکہ امور میں تعاون کرنے کے لئے تیار ہیں لیکن یہ فارمولا پیش کرتے وقت بھی واٹ صاحب کو قرآن شریف کی پُرامن اور پُرحکمت تعلیم کا اعتراف کرنا چاہیئے تھا کیونکہ قرآن شریف نے ملت ابراہیم کا محاورہ کافی کثرت سے استعمال کیا ہے اور ملتِ ابراہیم سے کیا مراد ہے؟ سوائے اس کے کہ ابراہیم کا طریق ابراہیم کا نظریہ ابراہیم کی آئیڈیالوجی سو قرآن شریف تو پہلے سے وہ بات پیش کر رہا ہے۔ جس کی منٹگمری واٹ صاحب کے مطابق آج دنیا کو ضرورت ہے۔ پھر قرآن شریف نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تصویر ایک خاص لفظ میں کھینچی ہے اور وہ لفظ لفظ حنیف ہے۔ اور حنیف کا مفہوم اگرچہ کئی باریکیاں لئے ہوئے ہوگا اس کا سیدھا سادہ مفہوم اردو کے لفظ فرمانبردار سے ظاہر کیا جا سکتا ہے اس میں ان سب قوموں کے لئے جو ابراہیم علیہ السلام کی ذات کو اپنے لئے حجت کے طور پر ماننے کے لئے تیار ہیں۔ ایک سبق ہے اور وہ یہ کہ انسان کا اصل کام، اس کا پہلا اور آخری کام فرمانبرداری ہے۔ اسلام ابراہیم کے نام میں جمع ہونیوالی قوموں کو دعوت دیتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ابراہیم تمہارے لئے حجت ہے۔ اگر یہ درست ہے تو آؤ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ واقعی ابراہیم نے جو اصول سکھائے وہ واقعی قابل قبول اور قابل عمل ہیں۔ آؤ ہم سب اس کی ملت میں داخل ہو جائیں۔ اگر ہم سچ مچ ملت ابراہیم میں داخل ہو جائیں گے تو ہمیں پتہ لگ جائے گا کہ انسان کا منتہے اور مقصد اور اس کی نجات خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری میں ہے، اس دعوت کو قومیں قبول کریں یا نہ کریں ہم اتنا جانتے ہیں جو یہ قومیں منہ سے ابراہیم ابراہیم کہتی ہیں۔ جب عملاً ماننے کا وقت آئے گا تو ان کے لئے بہت مشکل ہوگی۔ کیونکہ ابراہم مشرک نہ تھا۔ (باقی)

دارالافتاء

چند سوال اور ان کے جواب

از مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب ناظم دارالافتاء

سوال

دس ہزار کا سرمایہ تجارت میں لگا ہؤا ہے اور اس کی آمدن سے چندہ بھی باقاعدہ ادا کیا جاتا ہے۔ کیا پھر بھی اصل سرمایہ پر زکوٰۃ ہے؟

جواب

سال کے بعد جو سرمایہ ثابت ہو اس پر زکوٰۃ ہے جماعت کا موجودہ مسلک یہی ہے چندہ زکوٰۃ میں محسوب نہیں ہو سکتا۔

سوال

رخصتانہ کی تقریب جلسہ سالانہ کے ایام میں مقرر ہوئی یہ مصروفیت کے دن ہوتے ہیں اور دلیمہ کا موقع نہیں ملتا کیا بعد میں بھی کسی دن ولیمہ ہو سکتا ہے؟

جواب

اصل صورت جواز تو یہی ہے کہ ولیمہ رخصتانہ (خلوت صحیحہ) میسر آجانے کے بعد جلد کیا جائے۔ دوسرے یا تیسرے دن تک تاخیر ہو سکتی ہے۔ ولیمہ کی جو شرعی حکمت ہے یعنی یہ پُر مسرت اعلان کے اب ہم نے بحیثیت میاں بیوی کے باقاعدہ رہنا شروع کر دیا ہے وہ جلدی ہی کا متقاضی ہے۔

سوال

رخصتانہ کے موقع پر جن احباب کو دعا کے لئے بلایا جاتا ہے کیا انہیں چاء بسکٹ وغیرہ کی صورت میں معمولی ناشتہ پیش کیا جا سکتا ہے یا نہیں خصوصاً جبکہ علاقہ سخت سرد ہو اور لوگ دن میں بار بار چائے پینے کے عادی ہوں۔

جواب

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کی تازہ ھدایت کے مطابق رخصتانہ کے موقع پر دعا کے لئے بلائے گئے احباب کو چائے وغیرہ پلانے کی اجازت نہیں۔ جماعت کو مسرفانہ رسموں سے بچانے کے لئے یہ ھدایت دی گئی ہے۔

سوال

مقروض ہے۔ آمدن کوئی نہیں کیا وہ چندہ ادا کرے؟

جواب

جس کی کوئی آمدن نہیں اور دوسرے شخص کے پاس کھانا کھاتا ہے اُس پر کوئی چندہ نہیں۔ لیکن جو شخص کماتا ہے وہ اپنی کمائی میں سے چندہ بھی ادا کرے۔ جب وہ اپنی کمائی میں سے اور ضرورتیں پوری کرتا ہے تو چندہ کیوں ادا نہیں کرتا۔ قربانی اسی کا نام ہے کہ انسان اپنی ضرورتوں سے کاٹ کر ضروری چندے ادا کرے۔

سوال

اس وقت مسجد زیر تعمیر ہے۔ سوال یہ درپیش ہے کہ عورتوں کی صفوں کے لئے اصل مسجد کے دائیں پہلو میں جگہ بنائی جائے یا بائیں پہلو میں کونسی صورت بہتر ہوگی؟

جواب

اصل حکم جو احادیث سے ثابت ہے اور ائمہ فقہ میں متفق علیہ ہے وہ یہ ہے کہ عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں کے پیچھے ہوں لیکن اگر کوئی دقت ہو اور عورتوں کی صفوں کے لئے پیچھے کی بجائے پہلو میں جگہ متعین کرنی پڑے تو پھر مردوں کی صفوں سے بائیں جانب جگہ متعین کرنا زیادہ بہتر ہوگا گو یہ ضروری نہیں باقی سابقہ ائمہ یا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے عورتوں کی صف پہلو میں بنانے کے بارہ میں کوئی تصریح میرے علم میں نہیں آئی۔ قادیان کی مسجد اقصےٰ میں بائیں جانب اور مسجد مبارک میں دائیں جانب عورتوں کی صف ہؤا کرتی تھی اور اب ربوہ میں بائیں جانب بنتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

سوال

اگر کوئی مسافر مقیم امام کے ساتھ نماز میں ایسے وقت میں آکر شامل ہو جبکہ امام آخری التحیات میں یعنی تشہد کے لئے بیٹھ گیا تھا تو مسافر بعد میں جو اکیلے نماز پڑھیگا وہ دو رکعت ہو یا چار رکعت۔

جواب

اگر کوئی مسافر مقیم امام کے ساتھ نماز میں شامل ہو جائے خواہ آخری تشہد میں ہی کیوں نہ شامل ہو جائے وہ پوری نماز پڑھے اور قصر نہ کرے۔ کیونکہ اقتداء اور شمولیت کے یہ معنے ہیں کہ اس کی نماز امام کی نماز کے تابع ہو گئی ہے۔ اور امام کی نماز چار رکعت تھی۔

سوال

نماز قصر کرنے کے لئے کتنی مسافت کا سفر درکار ہے

جواب

قصر نماز کے لئے سفر کی کوئی خاص حد مقرر نہیں بس جسے انسان عام طور پر سفر اور پردیس قرار دے وہ

جماعت اسلامی اور نظریہ پاکستان

کیا جماعت اسلامی نے کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی نظریہ پاکستان کی تائید کی!

از مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ کراچی

(۳)

"رہا یہ سوال کہ کس چیز کے حق میں رائے دیں تو اس معاملے میں جماعت کی طرف سے کوئی پابندی نہیں عائد کی جا سکتی کیونکہ جماعت اپنے ارکان کو صرف ان امور میں پابند کرتی ہے جو تحریک اسلامی کے اصول اور مقصد سے تعلق رکھتے ہیں اور یہ معاملہ نہ اصولی ہے نہ مقصدی اس لئے ارکان جماعت کو اختیار ہے کہ وہ صوابدید کے مطابق جو رائے چاہیں دے دیں البتہ شخصی حیثیت سے میں کہہ سکتا ہوں کہ اگر میں خود صوبہ سرحد کا رہنے والا ہوتا تو استصواب رائے میں میرا ووٹ پاکستان کے حق میں پڑتا۔ اس لئے کہ جب ہندوستان کی تقسیم ہندو اور مسلم قومیت کی بنیاد پر ہو رہی ہے تو لا محالہ ہر اس علاقہ کو جہاں مسلمان قوم کی اکثریت ہو اس تقسیم میں مسلم قومیت ہی کے علاقے کے ساتھ شامل ہونا چاہئے۔

پاکستان کے حق میں ووٹ دینا لازماً اس نظام حکومت کے حق میں ووٹ دینے کا ہم معنی نہیں ہے جو آئندہ یہاں قائم ہونے والا ہے وہ نظام اگر فی الواقع اسلامی ہوا جیسا کہ وعدہ کیا جاتا رہا ہے تو ہم دل و جان سے اس کے حامی ہوں گے اور اگر وہ غیر اسلامی نظام ہوا تو اسے تبدیل کرکے اسلامی اصول پر ڈھالنے کی جدوجہد اسی طرح کرتے رہیں گے جس طرح موجودہ نظام میں کر رہے ہیں"

(رسائل و مسائل ابو الاعلیٰ مودودی صفحہ ۲۸۹)

مودودی صاحب کا پورا حوالہ ہم نے اس لئے درج کر دیا ہے تا کہ حقیقت پوری طرح واضح ہو جائے اس بیان میں انھوں نے ارکان جماعت کو صرف رائے دینے کی اجازت دی ہے اور واضح کر دیا ہے کہ خواہ وہ پاکستان کے خلاف ووٹ دیں یا اس کے حق میں۔ ہم ان پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتے کیا اس کو نام پاکستان کی کھلی تائید ہے؟

"پاکستان کی کھل کر تائید" تو تب ہوتی جب وہ ارکان جماعت کو یہ حکم صادر کرتے کہ بہر صورت پاکستان کے حق میں ووٹ دو مگر حکم جو صادر کیا گیا وہ یہ تھا کہ تم آزاد ہو خواہ پاکستان کے خلاف ووٹ دو یا اس کے حق میں پس اس مبہم اور گومگو کی پالیسی کا نام "پاکستان کی کھل کر تائید" رکھنا ایک بالکل انوکھی بات ہے جس کا حقیقت سے کوئی تعلق واسطہ نہیں۔

الغرض مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی ابتدا سے انتہا تک نظریہ پاکستان کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ جلسوں میں جلوسوں میں اخباروں اور کتابوں میں انھوں نے کوئی دقیقہ مخالفت کا نہیں چھوڑا لیکن اس کردار کے ہوتے ہوئے ان کا دعویٰ اور تعلی یہ ہے کہ تقویٰ اور صالحیت کا مکمل نمونہ اگر کہیں ہے تو وہ صرف مودودی صاحب اور ان کی جماعت اسلامی میں ہے چنانچہ ذیل کا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

"ہم دراصل ایک ایسا گروہ تیار کرنا چاہتے ہیں جو ایک طرف زہد و تقویٰ میں اصطلاحی زاہدوں اور متقیوں سے بڑھ کر ہو اور دوسری طرف دنیا کے انتظام کو چلانے کی قابلیت و صلاحیت بھی عام دنیاداروں سے زیادہ اور بہتر رکھتا ہو...

...... جب ایسا گروہ تیار ہو جائے گا تو آپ یقین رکھئے کہ نہ صرف آپ کے اس ملک کی بلکہ تبدریج ساری دنیا کی سیاست معیشت مالیات۔ علوم و آداب اور عدل و انصاف کی باگیں اس کے ہاتھ میں آ جائیں گی اور فساق و فجار کا چراغ ان کے آگے جل نہ سکے گا"

(دعوت اسلامی اور اس کے مطالبات)

اگر یہ صالحین کا گروہ اتنا نہیں کر سکتا کہ اپنے گذشتہ افعال و کردار کا اعتراف ہی کرے اور عوام کو فریب دینے کے لئے جھوٹ جیسی نجاست سے بھی پرہیز نہیں۔ تو صالح انقلاب قائم کرنے کے بلند بانگ دعاوی۔ اور خالی نعروں اور تعلیوں سے نہ پہلے کچھ بنا ہے اور نہ آئندہ کچھ بنے گا۔

نازد کسے باتو نہ گفتست کار
ولیکن چو گفتی دلیلش بیار

(خاکسار غلام احمد فرخ کراچی)

ایک بچہ سے میری ملاقات اور اس کے تاثرات

(حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خاں صاحب)

میں کل شام مسجد مبارک کے قریب جا رہا تھا کہ ایک دس بارہ سالہ لڑکے نے (اپنا نام بھی بتلایا تھا جو مجھے بھول گیا وہ مکرم خلیفہ علیم الدین صاحب کا نواسہ تھا) جو سامنے سے آ رہا تھا میرا راستہ روک کر السلام علیکم کہا اور مجھ سے مصافحہ کیا پھر چند لمحہ خاموش رہنے کے بعد بولا آپ نے حضرت مسیح موعودؑ کو دیکھا ہے میں نے کہا ہاں دیکھا ہے پھر کہا کیا حضور نے آپ سے باتیں بھی کی ہیں میں نے کہا نہیں البتہ میں نے حضور کے پاس بیٹھ کر حضور کی باتیں سنی ہیں اور حضور کی تقریریں بھی سنی ہیں تب اس عزیز نے میرا راستہ چھوڑ دیا اور کوئی مزید سوال نہ کیا مجھے اس عزیز کے ان سوالوں سے بہت خوشی ہوئی کیونکہ اس کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت نظر آئی اس قدر کہ ایک ضعیف العمر انسان سے اس کا راستہ روک کر اپنے دلی جذبہ کے ماتحت سوال کیا اور حظ اٹھایا۔ اللہ تعالیٰ اس عزیز کی عمر و ایمان میں برکت دے اور یہی روح دوسرے احمدی بچوں کے اندر بھی نفخ فرمائے جو اس بات کا ثبوت بنے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حسن و جمال اس دنیا میں قائم اور دائم ہے

کاش کہ احمدی احباب بجائے اس کے کہ اپنے کمروں کو حضور کی تصاویر سے سجائیں وہ ان لوگوں سے روحانی فیض حاصل کرنے کی کوشش کریں جنھوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھنے اور حضور کی صحبت سے مستفید ہونے کی توفیق پائی ہے

اگر وہ عزیز ذرہ دیر اور میرا راستہ روکے کھڑا رہتا تو میں اسے بتلاتا کہ جس طرح تم میرے سامنے راستہ روکے کھڑے ہو اسی طرح ہر آن ہمارے پیارے آقا کا حسن و جمال ہماری نظروں کے سامنے ہے نہ صرف اس کا حسن و جمال آنکھوں کو نظر آتا ہے بلکہ دل کی آنکھ اس سے حظ اٹھا رہی ہے صرف اتنا نہیں بلکہ اس نے اپنا حسن و جمال دکھلا کر اپنے پیارے آقا (صلے اللہ علیہ وسلم) کا حسن و جمال بھی دکھلا دیا ہے یہ خدا کے بلند و برتر کی تقدیر تھی اس میں کسی انسان کی ذاتی کوشش کو دخل نہیں۔

پھر میں اس عزیز کو یہ بتاتا تم مجھ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا پوچھتے ہو انھوں نے تو اپنا نورانی چہرہ اور دل کا نور دکھلا کر حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب خدا کا چہرہ بھی ہمیں دکھلا دیا ہے ہماری آنکھیں جب نور خداوندی کو دیکھتی ہیں تو نور محمدی اور نور احمدی کے ذریعہ ہی دیکھتی ہیں تب ہی تو ہم مجبور ہیں کہ یہ کہیں

السلام علیک ایھا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ

کہ اے محمد و احمد تیرے نور کی برکت سے ہی تو نور خداوندی نظر آیا ہے پس تو سلامت رہے اے حقیقی اور یگانہ نبی اللہ کی رحمتیں اور برکتیں مدام ہوں۔

آج وہ نور (مسیح موعودؑ کا نور) جو نور محمدی سے فیض حاصل کرتا ہے احمدی احباب کے حصہ میں آیا ہے۔ یہی نور ہے جس کی برکت سے جماعت احمدیہ والہانہ طور پر نور اسلام کو دنیا جہان میں پھیلانے میں لگی ہوئی ہے یہی مبارک جماعت ہے جو صبغۃ اللہ کے رنگ میں رنگین ہے اور نور محمد و احمد کو اپنے اندر لئے ہوئے ہے اس کا چمکنا خدائی تقدیر ہے جسے کوئی نہیں مٹا سکتا حاسد اس کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں جس کی خبر قرآن پاک نے یوں دی ہے

یریدون لیطفئوا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکفرون

(سورہ صف ۹)

ناشکرے لوگ نور احمد کو اپنی پھونکوں سے بجھانے کی کوشش کریں گے لیکن یہ تو نور محمدی ہے جو خدا تعالیٰ کے نور سے پیدا شدہ اور اسی نسبت سے وہ نور خداوندی ہے سو اللہ تعالیٰ نے اس نور کو اپنا نور بتلاتے ہوئے فرمایا۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نور کو کمال تک پہنچا کر رہیگا خواہ یہ ناشکرے کس قدر برا منائیں۔

ہمیں اس ذات باری تعالیٰ کے فضل و رحم پر بھروسہ ہے کہ وہ احمدیت کے نور کو تمام دنیا میں جو ابلیسی اندھیرے کی طرح پھیلی ہوئی ہے پھیلا دے گا اور لوگ بصدق دل لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ پکار اٹھیں گے۔

اور ابلیسی دوزخ سے نکل کر روحانی جنت میں داخل ہو جائیں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

والسلام

خان حشمت اللہ خان

۹/۱/۶۳

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر

انجمن احمدیہ مردان کی قرارداد تعزیت

مورخہ ۴/جنوری ۱۹۶۳ء بروز جمعۃ المبارک حضرت قاضی محمد یوسف صاحب نماز جمعہ ادا کرنے کے لئے مسجد احمدیہ تشریف لائے اس وقت مسجد احمدیہ مردان دو تین نوجوان اور موجود تھے مرحوم کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی اسی وقت ایک نوجوان نعیم احمد کو ڈاکٹر کی طرف بھیجا گیا ڈاکٹر صاحب نے آتے ہی ہر ممکن طبی امداد بہم پہنچائی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایک اور ڈاکٹر کو بلایا گیا اس نے بھی ہر ممکن کوشش کی مگر کوئی بھی صورت کارگر نہ ہوسکی اور آپ کی روح حرکت قلب بند ہوجانے کی وجہ سے قفس عنصری سے پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہم جماعت احمدیہ مردان کے جملہ ممبران حضرت قاضی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی ناگہانی وفات کے جانکاہ صدمہ پر انتہائی غم اور افسوس کا اظہار کرتے ہیں حضرت قاضی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ سابق صوبہ سرحد کے احمدیوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ تھے آپ کی وفات سے نہ صرف جماعت احمدیہ مردان میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہوگیا ہے بلکہ کل جماعت احمدیہ ایک نہایت ہی عالم اور احمدیت کے بہادر جرنیل سے محروم ہوگئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت قاضی صاحب مرحوم کو غریق رحمت کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ہم ان کے چھوٹے بھائی قاضی محمد شفیق صاحب ایڈووکیٹ مردان ان کے بچوں اور بیگمات سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور جماعت احمدیہ مردان کو ان کا نعم البدل عطا فرمائے، اور مولا کریم ان کے عزیزوں کو ان کے نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

(نائب امیر جماعت احمدیہ مردان)

اپنے محسنوں کے لئے ایصال ثواب کی خواہش

محترمہ بیگم صاحبہ مکرم میر مبارک احمد صاحب تالپور مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے مبلغ ۳۰۰/- روپیہ کا وعدہ ارسال فرماتے ہوئے تحریر فرماتی ہیں:-

"یہ میرے محسن (آنحضرت صلعم۔ حضرت مسیح موعودؑ۔ حضرت ام المومنینؓ مکرم حافظ عبدالرحمن صاحب والد ماجد۔ سید میر مرید احمد صاحب خسر محترم مکرمہ عنایت بیگم صاحبہ والدہ مرحومہ) جنہوں نے مجھے دنیا و دین میں بصیرت عطا کی ان کی طرف سے میں یہ رقم مزید دیتی رہوں گی خدا تعالیٰ مجھے توفیق دے"

اللہ تعالیٰ ہماری مخلص بہن کے اخلاص اور قربانی کو شرف قبولیت بخشے آمین۔
قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ بچہ مل گیا!

الحمد للہ کہ میرا گونگا بچہ عزیز افضل احمد عمر ۸ سال جو جلسہ سالانہ کے پہلے روز اچانک گم ہوگیا تھا تیرہ روز کے بعد سرگودھا سے بخیریت مل گیا۔ اسے ربوہ سے مٹھائی اور نقدی کا لالچ دے کر اغوا کیا گیا اور تانگہ کی سیٹ کے نیچے چھپا کر سرگودھا لایا گیا یہاں اتفاقاً وہ بھاگنے میں کامیاب ہوگیا اللہ دتہ صاحب ملازم پٹرول پمپ نے اسے اکیلے پھرتے دیکھا ان کو شک گذرا کہ بچہ کھویا ہوا ہے چنانچہ وہ اسے اپنے ہاں لے گئے دو غیر احمدی دوستوں ملک عبدالحفیظ اور ملک محمد شفیع صاحب نے اخبارات میں اس بچہ کی گمشدگی کا اعلان پڑھ کر مجھے خط لکھا میرے جانے پر ان دوستوں نے انتہائی ہمدردی اور خوشی کا اظہار فرمایا اور میرا بچہ میرے حوالہ کیا خیال کیا جاتا ہے کہ اس بچہ کو اغوا کرنے میں ٹھگانوں کے کسی منظم گروہ کا ہاتھ ہے۔

ربوہ کے احباب کو خاص طور پر اپنے بچوں کے سلسلے میں احتیاط اور ہوشیاری سے رہنا چاہیئے اس موقعہ پر جن دوستوں بزرگوں اور عزیزوں نے کسی نہ کسی رنگ میں میری مدد فرمائی میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں اور بالخصوص مندرجہ بالا تینوں اصحاب کا خاص طور پر شکر گذار ہوں اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ (والسلام خاکسار محمد عبداللہ آئس مرچنٹ غلہ منڈی ربوہ)

تصحیح:- اخبار الفضل مورخہ ۳ نومبر ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۶ پر ایک فہرست "مسجد احمدیہ سوئٹزرلینڈ کے لئے وعدہ کرنے والے مخلصین" شائع ہوئی ہے اس کے نمبر شمار ۱۴۰ میں غلطی ہوگئی ہے حسب ذیل درست فرما لیجئے: "مکرم الحاج ملک عمر علی احمد صاحب رئیس ملتان چھاؤنی منجانب مرحوم والدین" (وکیل المال اول)

تعمیر دفتر وقف جدید

ذیل میں ان خوش نصیب بہنوں اور بھائیوں کے اسماء درج ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے توفیق عطا کی اور حضور کا پیغام سنتے ہی تعمیر دفتر کے لئے چندہ ادا کر دیا اللہ تعالیٰ ان سب کو اجر عظیم عطا کرے اور باقی احباب کو بھی ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا کرے آمین

نام	روپے
محترمہ سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اپنی طرف سے اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحبؓ، فوزیہ بیگم و مصطفیٰ احمد صاحب کی طرف سے	۱۰۰ روپے
محترمہ سیدہ مہر آپا صاحبہ	۱۵ "
محترم شیخ محمد احمد صاحب امیر جماعت لائل پور	۱۰۰ "
صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب سلمہ	۵۰ "
مکرم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ایبٹ آباد	۱۰ "
مکرم پروفیسر بشارت الرحمن صاحب دار الرحمت عربی ربوہ	۱۹ "
مکرمہ حمیدہ تبسم صاحبہ اہلیہ " "	۲۵ — ۳ "
مکرم چوہدری محمد شریف صاحب لاہور ہاؤس غلہ منڈی ربوہ	۱۰ "
" قاضی محمد عبداللہ صاحب بھٹی ربوہ	۱۰ "

(ناظم مال وقف جدید)

"الفرقان" ماہ جنوری ۱۹۶۳ء کا اہم نمبر

جملہ خریداران اصحاب مطلع رہیں کہ ماہ جنوری ۶۳ء کا الفرقان مورخہ ۱۰ جنوری کو پوسٹ ہوگیا ہے اور آئندہ بھی ہر ماہ دس تاریخ کو رسالہ پوسٹ ہوا کرے گا انشاء اللہ

جنوری کی اشاعت میں موازنہ اسلام و مسیحیت، اور ختم نبوت کے حقیقی مفہوم کے مضامین کے علاوہ ایک مفصل اہم تحقیقی مقالہ شائع ہوا ہے جس میں فاضل مضمون نگار نے سود کی تاریخ۔ تعریف اور اس کے بد نتائج کو واضح کرنے کے بعد یہ بتایا ہے کہ یہ خیال بالکل غلط ہے کہ سود کے بغیر بنک نہیں چل سکتے انہوں نے مفصل ایسی تجاویز پیش کی ہیں جن کے ذریعہ پاکستان کی حکومت سودی کاروبار سے بچ کر بہتر صورت میں یہ کام کر سکتی ہے آخر پر مضمون میں جماعت احمدیہ کے لئے تجارت بلاسود کی سکیم پیش کی گئی ہے

امید ہے کہ قارئین الفرقان اس سکیم پر غور کر کے اپنی آراء برائے اشاعت ارسال فرما دیں گے۔

(ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر الفرقان ربوہ)

اعلانات دارالقضاء

محترمہ راج بیگم صاحبہ نے لکھا ہے کہ میرے والد صاحب مکرم چوہدری سلطان احمد صاحب ولد چوہدری نتھو خان صاحب ساکن کھاریاں ضلع گجرات بتاریخ ۳/۷/۶۲ وفات پا گئے ہیں مرحوم کی رقم امانت ذاتی کھاتہ نمبر ۵-۸۵/۲۱۲۴ (صدر انجمن احمدیہ ربوہ) میں جو مبلغ ایک ہزار (۱۰۰۰) روپیہ موجود ہے وہ مجھے دے دی جائے میں مرحوم کی اکلوتی بیٹی ہوں میرے علاوہ مرحوم کی دو بہنیں بھی ہیں مگر انہوں نے اپنا حق ترک کر کے یہ رقم مجھے دینے کی تحریر بھیج دی ہے (محترمہ زینب بی بی صاحبہ اور محترمہ حیات بیگم صاحبہ ہمشیرگان چوہدری سلطان احمد صاحب مرحوم کی اس تحریر پر مکرم سلطان محمود صاحب انور مربی سلسلہ اور چوہدری عبداللہ خاں صاحب قائم مقام امیر جماعت احمدیہ کھاریاں کی تصدیق درج ہے)

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو بیس (۲۰) یوم تک اطلاع دی جائے۔

۲- مکرم میاں غلام رسول صاحب معلم اصلاح وارشاد رسول نگر ضلع گوجرانوالہ نے لکھا ہے کہ ہمارے والد محترم ڈاکٹر محمد بخش صاحب رسول نگر ضلع گوجرانوالہ مورخہ ۱۳ دسمبر ۶۲ء کو وفات پا گئے ہیں مرحوم کے ہم دو لڑکے اور ایک لڑکی وارث ہیں بھائی کا نام علی شیر اور بہن کا نام غلام بی بی صاحبہ ہے مرحوم کی امانت کھاتہ ۲۰۱-۱۱/۵۱۱۵ میں مبلغ دو صد پچیس (۲۲۵) روپے لقایا ہیں (افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ نے مبلغ دو صد بائیس روپے باون پیسے بتائے ہیں) یہ رقم مجھے دیدی جائے کیونکہ میرے بھائی صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ اس پر رضامند ہیں۔

(اس چٹھی کے ہمراہ مکرم علی شیر صاحب مذکور اور محترمہ غلام بی بی صاحبہ ساکن باندھی ضلع نواب شاہ کی رضامندی کی تحریر موجود ہے)

سو اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو بیس یوم تک اس کی اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء)

پاکستان اور بیرونی ممالک کی بعض اہم خبروں کا خلاصہ

کراچی ۱۱ ر جنوری۔ سینٹو کی اقتصادی کمیٹی کا اجلاس ۲۹ ر جنوری کو کراچی میں ہوگا۔ اجلاس میں رکن ممالک کی سماجی اور اقتصادی ترقی کے لئے شروع کئے گئے مختلف منصوبوں کی کارکردگی کا جائزہ لیا جائے گا امید ہے کہ اس اجلاس میں امریکہ برطانیہ ایران اور ترکی کے مندوب شرکت کریں گے۔

• لیوپولڈویل ۱۱ ر جنوری۔ کانگو کی وزارت خارجہ نے کل الزبتھ ویل میں برطانیہ اور بلجیئم کے قونصلوں کو ناپسندیدہ قرار دے دیا۔

• راولپنڈی ۱۱ ر جنوری۔ بین الاقوامی ترقی کے امریکی ادارے کے سربراہ مسٹر ڈیوڈ بیل نے کل صبح یہاں صدر ایوب سے ملاقات کی۔ وزیر خزانہ مسٹر محمد شعیب بھی اس موقع پر موجود تھے۔ مسٹر بیل نے بتایا کہ میرے اس دورہ کا مقصد پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں اور امداد کے سلسلہ میں ضروریات معلوم کرنا ہے۔ مسٹر بیل پاکستان کے علاوہ دیگر ممالک کا بھی دورہ کریں گے۔ مسٹر بیل ان ملکوں کی ضروریات کا جو اندازہ لگائیں گے صدر کینیڈی اس کی بناء پر آئندہ مالی سال کے لئے کانگریس سے رقم طلب کریں گے۔

• قاہرہ ۱۱ ر جنوری، صدر ناصر نے گذشتہ رات شاہ سعود پر الزام عائد کیا کہ انہوں نے یمنی سرحد پر لڑائی چھیڑ کر "حماقت" کی ہے۔ صدر ناصر نے دوبارہ الزام عائد کیا کہ شاہ سعود کو پاکستان سے اسلحہ ملے ہیں۔ پاکستان سیٹو کا رکن ہے اور اس کا مفاد سعودی عرب سے وابستہ ہے صدر ناصر نے یہ باتیں اپنی دو گھنٹے کی ایک تقریر کے دوران کہیں جو قاہرہ ریڈیو سے نشر کی گئی۔ اس سے پہلے صدر ناصر نے ایک بجلی گھر کا سنگ بنیاد رکھا۔

• عکرہ ۱۱ ر جنوری۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا کہ صدر نکرومہ کی سپورٹس سٹیڈیم سے روانگی کے فوراً بعد جو دستی بم پھٹا تھا، اس سے چار افراد ہلاک اور پچاسی مجروح ہوئے، وزارت داخلہ نے بتایا ہے کہ یہ بم فرانس میں تیار کیا گیا تھا۔

• نئی دہلی ۱۱ ر جنوری، بھارتی حکومت نے سونے پر کنٹرول کا جو نیا قانون نافذ کیا ہے اس سے سونے کی قیمت میں زبردست کمی واقع ہوگئی ہے، بھارتی وزیر خزانہ مسٹر مرار جی ڈیسائی کے اس اعلان سے کہ زیورات کے سوا نجی ملکیت میں سونے کے تمام ذخیرے کے بارے میں حکومت کو چار ہفتوں کے اندر مطلع کیا جائے، قیمت میں کمی شروع ہوگئی۔ سونے کی قیمت جو اعلان سے قبل ایک سو دو روپیہ فی دس گرام تھی گر کر صرف پچاسی روپیہ رہ گئی۔

• کراچی ۱۱ ر جنوری۔ پاکستان کے وزیر خزانہ مسٹر شعیب آج سہ پہر بذریعہ طیارہ راولپنڈی سے کراچی پہنچیں گے۔ وزیر خزانہ عالمی بنک کے ڈائرکٹر کا عہدہ چھوڑنے کے لئے اتوار کو واشنگٹن روانہ ہوں گے۔ توقع ہے کہ آپ سندھ طاس کے منصوبہ پر عمل درآمد کے لئے سرمایہ کے حصول کی غرض سے امریکی حکام سے بات چیت بھی کریں گے۔

• لندن ۱۱ ر جنوری۔ لیبر پارٹی نے گذشتہ رات اعلان کیا کہ پارٹی کے رہنما مسٹر ہیو گیٹسکل نے جو شدید علالت کے باعث ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ آج کا دن آرام سے گذارا اور ان کی حالت روبہ اصلاح ہے مسٹر گیٹسکل دل میں زہر پھیل جانے کے باعث صاحب فراش تھے۔ کل چار ڈاکٹروں نے ان کا معائنہ کیا۔ مسٹر گیٹسکل کو ہسپتال میں وہی کمرہ دیا گیا ہے جس میں گذشتہ سال برطانیہ کے سابق وزیر اعظم سر ونسٹن چرچل کو رکھا گیا تھا۔

• کراچی ۱۱ ر جنوری قومی اسمبلی کے سپیکر مولوی تمیز الدین خاں کی زیر صدارت سپیکروں کی تین روزہ کانفرنس کل صبح یہاں ختم ہوگئی۔ کانفرنس میں قومی اسمبلی کے ڈپٹی سپیکروں اور دونوں صوبائی اسمبلیوں کے سپیکروں اور ڈپٹی سپیکروں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں اسمبلیوں کے قواعد میں یکسانی پیدا کرنے کے طریقوں اور اسمبلیوں کے خاص حقوق کے مسئلہ پر غور کیا گیا۔

• نیشول (امریکہ) ۱۱ ر جنوری عدالت نے مقامی گرجا کے ایک پادری کو ناجائز شراب تیار کرنے کے الزام میں پچاس ڈالر جرمانہ کی سزا دی ہے۔ پولیس حکام نے بتایا ہے کہ تیس سالہ پادری، برنارڈ سوین کے کمرہ میں سے ۵۵ گیلن ناجائز شراب برآمد ہوئی۔ پادری نے جج کو بتایا کہ میں نے یہ شراب ایک مذہبی تقریب کے لئے تیار کی تھی۔

• لاہور ۱۱ ر جنوری پی آئی اے نے اس خبر کی تردید کی ہے کہ چین کے تجارتی وفد کو مشرقی پاکستان جانے کے لئے بھارتی علاقہ پر سے پرواز کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ پی آئی اے کے ایک ترجمان نے بتایا کہ بھارتی حکومت کے جاری کردہ ایک مراسلہ سے غلط فہمی پیدا ہوگئی تھی۔ بعد ازاں اس مراسلہ کی وضاحت حاصل کی گئی تو اصل صورت حال واضح ہوگئی تھی۔

لندن - ۱۱ ر جنوری۔ مشہور مصور جریدہ "السٹریٹڈ لنڈن نیوز" کے ایڈیٹر سر بروس انگرم گذشتہ روز بکنگھم شائر میں انتقال کر گئے۔ سر بروس ۱۹۰۰ میں ۲۳ سال کی عمر میں دنیا کے اس پہلے مصور جریدہ کے ایڈیٹر مقرر ہوئے تھے۔

ملک کو نقصان پہنچانے والے سیاستدانوں کو معاف نہیں کیا جائے گا

عوام انتشار پھیلانے والوں کا سختی سے محاسبہ کریں (صدر ایوب)

سکھر ۱۲ / جنوری۔ صدر ایوب نے کل جیکب آباد میں کہا ایسے ایبڈو زدہ اشخاص کو معاف کرنے میں کوئی حرج نہیں جنھوں نے ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا لیکن جن لوگوں نے ملک کو تباہی کے دہانے پر لا کھڑا کیا تھا۔ ان کو معاف نہیں کرنا چاہیئے قوم کو بھی ایسے اشخاص کی ملک دشمن سرگرمیوں کو نہیں بھولنا چاہیئے اور ان کو بھی معاف نہیں کرنا چاہیئے۔

صدر ایوب کل صبح راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ جیکب آباد پہنچنے کے بعد ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کر رہے تھے آپ نے کہا ایبڈو زدہ اشخاص میں سے کسی نے ابھی تک اپنی نااہلی کی مدت میں کمی یا معافی کی مجھ سے اپیل نہیں کی ہے۔ صدر نے عوام سے کہا کہ وہ ایسے لوگوں کا سختی سے محاسبہ کریں جو پہلے کی طرح ملک میں شر اور انتشار پھیلانے کی کوشش کر رہے ہیں آپ نے کہا عوام کو ایسے لوگوں کی سرگرمیوں کا قلع قمع کرنا چاہیئے صدر نے یہ بات اس سوال کے جواب میں کہی کہ بعض ایبڈو زدہ سیاستدان ایبڈو کے حالیہ ترمیمی آرڈی ننس کی خلاف ورزی کریں گے۔ جب آپ سے پوچھا گیا کہ ان اطلاعات کی روشنی میں حکومت کی پالیسی کیا ہوگی تو آپ نے کہا ایسے سیاستدانوں کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ صدر ایوب نے کہا یہ کہنا بالکل غلط ہے کہ جو ایبڈو زدہ اشخاص معافی کے لئے اپیل کریں گے حکومت ان کو اپنی سیاسی اغراض کے تحت معافی دیگی آپ نے کہا کہ معافی کے لئے درخواست دینے والے اشخاص کے کیس پر استحقاق اور انصاف کی بنیاد پر فیصلے کئے جائینگے صدر نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ناپسندیدہ سیاستدانوں سے دور رہیں کیونکہ وہ اپنے عزائم کی تکمیل کے لئے ان سے ناجائز فائدہ اٹھائیں گے۔ آپ نے اخبارات سے بھی اپیل کی کہ ملک میں صحت مند رائے عامہ پیدا کریں اور عوام کی صحیح سمت میں رہنمائی کریں آپ نے کہا میں نے حال ہی میں جو آرڈی ننس نافذ کئے ہیں ان کے پس منظر میں کوئی سیاسی مصلحت کارفرما نہیں ہے۔ یہ آرڈی ننس ملک کے مفاد کے پیش نظر نافذ کئے گئے ہیں آپ نے اخبارات اور عوام سے اپیل کی کہ وہ حکومت سے تعاون کریں اور اس کی اجتماعی ترقی کی سرگرمیوں کو کامیاب بنائیں۔ صدر ایوب نے ایک سوال کے جواب میں کہا کہ پاکستان کو عرب ممالک میں کشمکش پر گہری تشویش ہے۔ آپ نے کہا کہ عرب ممالک کو اپنے اختلافات اسلامی برادری کے جذبہ کے تحت طے کرنے چاہئیں۔

جیکب آباد میں صدر ایوب کا بڑی گرمجوشی سے استقبال کیا گیا۔ آپ فوراً ہی ہوائی اڈے سے لاڑکانہ روانہ ہوگئے سڑک کے راستے میں متعدد جگہوں پر آرائشی محرابیں بنائی گئیں تھیں۔ جیکب آباد میں سڑک کے دورویہ سکول کے سینکڑوں بچے کھڑے تھے جنہوں نے صدر کا کاروان آتا دیکھ کر "صدر ایوب خان زندہ باد" کے نعرے لگائے۔ صدر جب لاڑکانہ میں داخل ہوئے۔ تو بنیادی جمہوری اداروں کے ارکان اور شہریوں نے آپ کا گرمجوشی سے استقبال کیا۔

"طلباء کو اپنے اندر قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنی چاہئیں"

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام امریکن پروفیسر ڈاکٹر ولیم سی۔ کرک کا لیکچر

ربوہ ۱۰ / جنوری۔ "موجودہ دور میں نظام تعلیم کا اصل مقصد یہ ہونا چاہیئے کہ وہ طلبہ کے اندر قائدانہ صلاحیتیں ابھارے اور انہیں اس قابل بنائے کہ کل جب قومی خدمت کا بوجھ ان کے کندھوں پر پڑے تو وہ خوش اسلوبی سے اپنے فرائض سے عہدہ برآ ہو سکیں" ان خیالات کا اظہار آج یہاں امریکن شعبہ اطلاعات لاہور کے آفیسر برائے ثقافتی امور جناب ڈاکٹر ولیم سی۔ کرک نے کیا۔ وہ تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام "Student-life in America" کے موضوع پر تقریر کر رہے تھے۔

لیکچر سے قبل کالج کے ایک طالب علم نے اجلاس کا آغاز سورۂ حجرات کی ان قرآنی آیات کی تلاوت سے کیا جن میں امن عالم کے حصول کی خاطر ایک مؤثر اور جاندار بین الاقوامی ادارے کے قیام کی طرف اشارہ کیا گیا ہے اور اسلامی معاشرہ کی "عالمگیر اخوت" پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

تلاوت اور تعارف کے بعد پروفیسر موصوف نے اپنا لیکچر شروع کرتے ہوئے کہا کہ انسان کا طالب علمی کا دور کبھی ختم نہیں ہوسکتا وہ کسی نہ کسی رنگ میں ضرور جاری رہتا ہے۔ میں ربوہ اسی لئے آیا ہوں کہ یہاں سے کچھ حاصل کرکے جاؤں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے ربوہ کے متعلق بہت کچھ سنا تھا اور میں بہت خوش اور ممنون ہوں کہ آپ لوگوں نے مجھے یہاں آنے کی دعوت دی۔ ربوہ کے مخصوص تعلیمی اور مذہبی ماحول نے مجھے بہت متاثر کیا ہے۔

امریکن تعلیمی ڈھانچے کی ابتدائی تاریخ پر روشنی ڈالتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ایک وقت ہم بھی تعلیمی ترقی کے اسی مرحلہ میں تھے جس سے آپ آج گذر رہے ہیں۔ تاہم اس وقت امریکہ تعلیمی دوڑ میں بہت آگے نکل گیا ہے اور وہاں زندگی کے ہر شعبہ پر تعلیم دینے کے لئے علیحدہ مخصوص تعلیمی ادارے قائم ہو چکے ہیں جو اکثر حالات میں یونیورسٹی کا مقام رکھتے ہیں۔ آپ نے کہا کہ ہمارے ملک میں فنی اور سائنسی تعلیم پر بالخصوص بہت زور دیا جاتا ہے۔

تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا کہ امریکی ماہرین تعلیم کو عام ملکوں کے برخلاف یہ گلہ ہے کہ ہمارے طلبہ سیاسیات میں بہت کم دلچسپی لیتے ہیں چنانچہ ان میں قائدانہ صلاحیتیں پیدا کرنے کیلئے الگ ادارے قائم کئے گئے ہیں۔ آپ نے بتایا کہ امریکن طالب علم کی سوشل لائف بہت مصروف گذرتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں پروفیسر صاحب نے بتایا کہ ہمارے ہاں کوئی باقاعدہ وزارت تعلیم نہیں بلکہ مقامی شہری ادارے ہی تعلیمی نظم ونسق کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ اکثر تعلیمی ادارے آزاد اور نجی حیثیت کے ہوتے ہیں۔ آپ کا یہ دلچسپ لیکچر ایک گھنٹہ کے قریب جاری رہا۔ لیکچر کے اختتام پر صدر مجلس جناب اے۔ ایس۔ ارشد ترمذی نے معزز مہمان کا شکریہ ادا کیا اور اجلاس برخاست ہوا*

* بعد دوپہر قریباً تین بجے اس موضوع پر ایک دستاویزی فلم بھی دکھائی گئی۔

(رشید احمد جاوید)

اعلان نکاح

مورخہ $\frac{۱۲}{۶۲}$ ۳۰ بروز اتوار بعد نماز ظہر مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل نے امۃ الرفیق صاحبہ بنت مکرم صوفی غلام محمد صاحب نائب ناظر بیت المال ربوہ کا نکاح ہمراہ چوہدری رشید احمد صاحب چیمہ ولد چوہدری خیرات محمد صاحب آف مدرسہ چٹھہ تحصیل وزیر آباد بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔

احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔

(خادم عباد اللہ گیانی دفتر الفضل ربوہ)

بھارت چین پر زبردست حملہ کی تیاریاں کر رہا ہے

پیکنگ ۱۲ / جنوری۔ چین نے بھارت پر الزام لگایا ہے کہ وہ جنگ کرنے کے لئے زور شور سے تیاریاں کر رہا ہے۔ نیو چائنا نیوز ایجنسی کے مطابق بھارت نے چین کے خلاف جنگ کرنے کا زبردست منصوبہ تیار کیا ہے جس کے لئے اسے امریکہ سے بھاری فوجی امداد مل رہی ہے۔ خبر رساں ایجنسی کے مطابق بھارت نے جنگی تیاریوں کے سلسلہ میں سرحد پر لڑنے کے لئے نیا یونٹ قائم کیا ہے جس کے تحت بھارتی فوجیوں کو گوریلا جنگ اور جنگلوں میں لڑنے کی تربیت دی جارہی ہے اس یونٹ کے پاس ہیلی کاپٹر بھی ہیں۔

تیسرے آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اوّل)

افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے کی بعد ازاں عزیز صالح محمد نے بہت خوش الحانی سے قومی ترانہ پڑھا بعدہ مکرم مرزا منصور احمد صاحب سیکرٹری ٹورنامنٹ کمیٹی نے ٹورنامنٹ کے انعقاد سے متعلق رپورٹ پیش کرتے ہوئے بیرونجات سے تشریف لانیوالی ٹیموں اور ان کے کھلاڑیوں کو مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کی طرف سے خوش آمدید کہا اور ان کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ ازاں بعد مکرم شاہد صاحب نے مغربی پاکستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس محترم جناب منظور قادر صاحب کا حسب ذیل پیغام (جو آپ نے خاص اس موقع کے لئے ارسال فرمایا تھا) پڑھ کر سنایا:۔

"مجھے یہ سن کر خوشی ہوئی ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اپنا تیسرا آل پاکستان فضل عمر اوپن بیڈمنٹن ٹورنامنٹ منعقد کر رہی ہے میری تمنا ہے کہ یہ ٹورنامنٹ ہر طرح اور ہر لحاظ سے کامیاب ثابت ہو۔"

ازاں بعد محترم جناب مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ سابق صوبہ پنجاب نے جملہ کھلاڑیوں اور دیگر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا جسمانی ورزش اخلاق اور روحانی ترقی کے لئے بہت ضروری ہے اللہ تعالیٰ نے جسم اور روح کو ایک دوسرے سے وابستہ ٹھہرایا ہے یہی وجہ ہے کہ ایک کا دوسرے پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ ورزش کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہے اور یہی اس کا مقصد بھی ہونا چاہیئے کہ یہ انسانی جسم کو روحانی ترقی کے قابل بناتی ہے۔ اس نقطۂ نگاہ سے یہ خوشی کی بات ہے کہ اس ٹورنامنٹ کا اہتمام کیا گیا ہے اور جسمانی ورزش کا ایک بہت عمدہ موقع فراہم کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ اس ٹورنامنٹ کو اس کے مقصد میں کامیاب فرمائے ۔۔۔ ان مختصر الفاظ کے ساتھ میں ٹورنامنٹ کے افتتاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اس کے بعد پہلے روز کے سنگل اور ڈبل مقابلے شروع ہو گئے اور ساڑھے نو بجے رات تک بارہ میچ کھیلے گئے۔ ان مقابلوں میں مرزا منصور ربوہ، احمد وید چنیوٹ، اور سلیم لائیلپور کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴